

اللہ جل جلالہ
قلبِ سلیم کی علامات
اور
حصول کا طریقہ
جامعہ اشرفیہ لاہور کی مسجدِ حسن میں جمعۃ المبارک کا بیان
بیان کے بعد حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ اشرفیہ (لاہور) کی مختصر نصیحت
حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم
خلیفہ مجازِ بیعت
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ادارۂ تالیفاتِ اختریہ
hazratmeersahib.com

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: قلبِ سلیم کی علامات اور حصول کا طریقہ

نامِ واعظ: محبوب العلماء، شیخ العلماء حضرتِ اقدس
شاہ فیروز عبد اللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

تاریخِ وعظ: جمعۃ المبارک ۱۳ صفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۳ نومبر ۲۰۱۷ء

مقام: مسجد حسن، جامعہ اشرفیہ لاہور

موضوع: قلبِ سلیم کی پانچ علامات، مال و اولاد کون سا کام آئے گا؟
اپنے گھروں کو گناہوں سے پاک کریں

مرتب: یکے از خدام حضرت شیخ دامت برکاتہم

ناشر: ادارہ تالیفاتِ اختریہ

بی ۳۸، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

www.HazratFerozMemon.org

فہرست

عنوانات **صفحہ نمبر**











کلماتِ تشکر

از خاک پائے شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ احقر العباد فیروز میمن غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اللہ پاک کا کروڑوں احسان وکرم ہے، احقر کے مشائخ شیخ العرب والعجم مجددِ زمانہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اورصدیقِ زمانہ حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور موجودہ مرشد، اخترِ ثانی قطبِ زمانہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد المتین صاحب دامت برکاتہم کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لاہور دینی سفر کی سعادت عطا فرمائی، حالانکہ احقر کا سفرِ لاہور کا بالکل ارادہ نہیں تھا، اچانک مولانا عبد الدیان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا بلال صاحب مدظلہ جو احقر سے بہت حسنِ نظر رکھتے ہیں، ان کا فون آیا اور انہوں نے جامعہ اشرفیہ میں صیانۃ المسلمین کے سالانہ جلسے میں حاضر ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جامعہ اشرفیہ کے مہتمم اور بانی جامعہ اشرفیہ حضرتِ اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ، بہت بڑے اللہ والے حضرت اقدس مولانا

مفتی فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم کی بہت خواہش ہے کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ غلام وہاں بیان کرے، حقیقت یہ ہے کہ میں دل میں بہت پریشان ہوا، مجھے ایسا رونا آرہا تھا کہ مجھ سے بات بھی نہیں کی جارہی تھی کہ کہاں میں اور کہاں وہ جگہ! پھر میرے تو خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ مجھے کبھی دینی سفر کے لئے لاہور بھی جانا ہوگا۔ الحمد للہ پھر وہاں حاضری ہوئی اور اکابر کے حکم سے وہاں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں بیان کرنے کی توفیق ہوئی۔

مولانا بلال صاحب کا فون آیا کہ حضرتِ اقدس مولانا مفتی فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم نے حکم فرمایا ہے کہ ''جمعہ کا بیان بھی ہمارے ہاں جامعہ اشرفیہ کی مسجد میں آکر کرو''۔ اتنے بڑے اللہ والے اور وہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ادنیٰ غلام کے لئے فرمائیں کہ تم یہاں جامعہ اشرفیہ میں جمعہ کا بیان کرو، مجھے بہت زیادہ گھبراہٹ ہوئی کہ یا اللہ یہ سب کیا ہورہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ احقر کو کون جانتا ہے، یہ سب محبتیں تو میرے شیخ ہی کے طفیل ہیں بس اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے اپنے مشائخ کے دامن اور دعاؤں کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، جامعہ اشرفیہ کی مسجد حسن میں جمعہ کے بیان کے لیے اللہ کے فضل جب احقر حاضر ہوا تو دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے جس میں خاص وعام سب احباب ہیں، تو فوراً یہ خیال ہوا کہ بس اللہ تعالیٰ نے میرے عیب چھپا دیے ہیں اور اللہ مرتے دم تک چھپائے رکھے، قبر میں بھی، دنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اگر میرے عیب ظاہر ہوجائیں تو یہی لوگ مجھے جوتے مارتے، اسی استحضار کے ساتھ اللہ کی توفیق سے بیان ہوا۔ اللہ تعالیٰ تکبر سے، غرور سے، عجب سے، ریا سے، جاہ سے بچائے۔ اب بھی جب یاد آتا ہے کہ جامعہ اشرفیہ میں بیانات ہوئے تو دل چاہتا ہے کہ سجدے میں جان دے دوں پھر بھی اللہ کی نعمت کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

الحمدللہ روزانہ موجودہ شیخ میرے آنکھوں اور دل کی ٹھنڈک، قلندرِزمانہ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کو حالات کی اطلاع اور دعا لے رہا تھا، حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے صیانۃ المسلمین اور جامعہ اشرفیہ کی مسجدِ حسن، لاہور میں جمعہ کے بیان کے بارے میں فرمایا کہ ان دونوں بیانات کو چھپوادو اور فوراً چھپوادو اور مجھے بھی بھیجو۔ حضرت والا دامت برکاتہم نے اپنے اس غلام پر شفقت کا ہاتھ رکھنے کے لئے بیان سننے کے لئے بھی منگوایا۔ یہ اللہ والے اپنے غلاموں کا جب بیان سنتے ہیں یا منگواتے ہیں تو اس لیے ہوتا ہے کہ اپنے غلاموں کا دل بڑا کریں اور غلطیوں کی نشاندہی ہوجائے تاکہ آئندہ کوئی غلطی نہ ہو۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ، اپنے پیاروں کے صدقہ اس سفر میں جو بیانات کروائے، ان میں سے (۲) بیانات کو میرے موجودہ شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم قلندرِزمانہ کے حکم سے شائع کیا جارہا ہے۔ حقیقتاً یہ سب حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے سنی ہوئی باتیں ہیں جو حضرت مرشدی دامت برکاتہم کے حکم سے چھپوائی جارہی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائے اور جو بیانات ہوئے اللہ تعالیٰ قبول فرماکر اس کا ثواب میرے حضرت والا شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِزمانہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو، میرے بابا کو، اماں کو، حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور میرے موجودہ شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کو عطا فرمائے اور مجھے بھی محروم نہ فرمائیں۔

قارئین سے دعاؤں کی گذارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مجھے عمل والا بنادے اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مرشدی حضرت مولانا

شاہ عبدالمتین صاحب دامت برکاتہم کے دامن کی، لیبل کی، ان کی دعاؤں کی لاج رکھنے اور ان کی شاہراہِ اولیاء پر جم کر رہنے کی توفیق مرتے دم تک عطا فرمائے، جس طرح حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے اللہ تعالیٰ بغیر استحقاق کے ویسا ہی بنا دے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے اور میرے احباب حاضرین وغائبین کو اور تمام مسلمانوں کو، میری اولاد، گھر والے اور قیامت تک کی ذریات کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ جذب فرما کر اولیائے صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچا دے۔

اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ

العارض

احقر فیروز میمن عفا اللہ عنہ

۱۷ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

مطابق ۶ دسمبر ۲۰۱۷ء

غرفۃ السالکین، گلستانِ جوہر بلاک ۱۲ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قلبِ سلیم کی علامات اور حصول کا طریقہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○

(سورۃ الشعرآء: آیات ۸۸،۸۹)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

(رواہ الترمذی۔ مشکوۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب جامع الدعاء؛ ص ۲۱۹)

علمائے کرام کی عظمت

میرے محترم بزرگو اور دوستو! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ قیامت کے دن مال اور اولاد کام نہیں آئی گی مگر وہ جو بھلا چنگا دل لے کر آئے گا، جس کو حضرت والا فرماتے تھے کہ تگڑا دل لے کر آئے گا، اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں پہنچا دیں گے۔ تو جب ہم یہ آیت سنتے ہیں اور ترجمہ سنتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں، کیونکہ ہم علمائے کرام سے دور ہیں، ہم مدارس سے دور ہیں، ہم مفتی صاحبان سے دور ہیں۔ یہاں تو سب اللہ کے عاشق بیٹھے ہوئے ہیں لیکن زیادہ تر لوگ مدرسوں سے بیزار، میڈیا کی غلامی کی وجہ سے علماء سے نفرت، مفتی صاحبان سے چڑ رکھتے ہیں۔ کیا کہتے ہیں کہ ارے یہ مولوی لوگ پتا نہیں کیا کیا بولتے رہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا رحمٰن کی خبر پوچھنی ہے تو باخبر سے پوچھو۔ باخبر کون ہیں؟

علمائے ربانیین، مفتی صاحبان باخبر ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرما رہے ہیں ان سے پوچھو اور ہم کس سے پوچھتے ہیں؟ ہم ٹھیلے والے سے پوچھتے ہیں یا کوئی داڑھی والا ملا اس سے پوچھ لیا کہ جناب! اس بار جانور مہنگے ہیں تو کیسے قربانی کریں؟ ہم تو مہنگائی سے پریشان ہیں؟ تو ٹھیلے والے نے کہا جیسے میں کرتا ہوں آپ بھی ویسے کرو، کہا آپ کیا کرتے ہیں؟ کہا میں بکرے کے وزن کے برابر مرغیاں لے کر کاٹ دیتا ہوں میری قربانی تو ہوجاتی ہے۔ جیسے حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کسی گاؤں میں تشریف لے گئے تو پتا چلا کہ کوئی وضو کرتا ہی نہیں ہے، تو فرمایا کہ ارے نالائقو! وضو نہیں کرتے ہو، وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟ تو ایک بوڑھا کھڑا ہوگیا ''ارے مولوی! کیا بات کرو ہو، میں تو تیس سال سے بغیر وجُو کے نماز پڑھتا ہوں، میری تو ہوجاوے ہے۔'' لو بھئی! تمہاری نماز ہوجاوے ہے۔

ہر صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے

حضرت مولانا مظہر صاحب دامت برکاتہم ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ہی بیٹے ہیں، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے لاکھوں سے بڑھ کر ہیں، اللہ والے ہیں، حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں، وہ ہنس کر مجھ سے فرما رہے تھے کہ کراچی میں ایک جگہ ہے ڈیفنس، وہاں سے ایک صاحب آئے، کہنے لگے کل جمعہ میں مولوی صاحب نے ہمارا بیڑہ غرق کردیا۔ حضرت مولانا نے پوچھا بھئی کیا ہوا؟ کہنے لگے مولانا نے فرمایا کہ ایک گھر میں جتنے صاحبِ نصاب ہیں، سب پر قربانی واجب ہے۔ تو مولانا مظہر صاحب نے فرمایا یہ آج کا مسئلہ تھوڑی ہے، یہ تو جب سے شریعت آئی ہے، جب سے یہی ہے۔ تو کہنے لگے ہمارے گھر میں آٹھ صاحبِ نصاب ہیں تو کیا آٹھ قربانیاں ہوں گی؟ تو

حضرت نے فرمایا جی ہاں آٹھ قربانیاں ہوں گی۔ کہا یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، پوچھا کیوں نہیں ہوسکتا، تو جناب کہنے لگے کہ ہمارے فریزر کا سائز چھوٹا ہے یعنی کہ سارا گوشت ہم ہی کھائیں گے، ہماری یہ حالت ہے۔

اللہ کو ناراض کرنے کا نام دنیا ہے

تو یہ آیت جب سنی جاتی ہے تو عام آدمی گھبرا جاتا ہے کہ اللہ فرمارہے ہیں کہ قیامت کے دن مال اور اولاد کام نہ آئے گی، تو کیا مال کو فٹ پاتھ پہ رکھ دیں؟ پینافلیکس لگا دیں کہ جو لے جائے اس کا بھی بھلا جو نہ لے جائے اس کا بھی بھلا، کیا اولاد کو گھر سے نکال دیں؟ کیا ملازمت سے استعفیٰ دے دیں؟ کیا دھندوں کو بند کردیں؟ بھیک مانگنے لگیں؟ تو ہم پریشان ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھا! ہم تو پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ دیندار بننے میں دنیا چھوڑنی پڑے گی۔ تو ہم گھبرا جاتے ہیں کہ مال کو چھوڑ دیں؟ پڑھائی نہ کریں؟ ڈاکٹر نہ بنیں؟ انجینئر نہ بنیں؟ اس کا جواب میرے شیخ، جن کا میں غلام جن کے قدموں کی خاک، شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے، فرمایا کرتے تھے ؎

تم چاہو تو آسمان پہ جھولو
مگر اپنے رب کو نہ بھولو

حضرت فرماتے تھے کہ دنیا نام ہے اللہ کو ناراض کرنے کا، دنیا نام ہے اللہ کو ناراض کر کے دوزخ میں جانے کا، دنیا جب بری ہے جب اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھلا دیا جائے۔ ایک پانی کا جہاز دو ہزار کنٹینر لے کر کراچی سے جدہ پورٹ پر جارہا ہے، یہی پانی اس کے چلنے کا ذریعہ ہے اور یہی پانی اگر اندر آجائے تو پورا جہاز ڈوب جائے گا، کنٹینر کا مال ختم ہوجائے گا۔ حضرت فرماتے تھے کہ ایک

پورٹ تو دنیا ہے اور دوسرا پورٹ آخرت ہے اور ہمارے اوپر عشق ومعرفت کے کنٹینر لدے ہوئے ہیں، زکوٰۃ کے، نماز کے، والد والدہ کے انتقال کے بعد وراثت دینے کے کنٹینر لدے ہیں، اگر یہی دنیا ہمارے دل میں آجائے گی یعنی ہم گناہ کریں گے تو ظاہر سی بات ہے عشق ومعرفت کا جہاز ڈوب جائے گا۔

گناہوں سے بچنے سے اللہ کی ولایت ملتی ہے

تو ہمارے پیارے شیخ نے ہمیں یہ سبق سکھایا کہ مال اور اولاد جو کام نہ آئے گی وہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ میرے دل میں پہلے اتار دے کہ مال اور اولاد کے کام نہ آنے کا مطلب کیا ہے؟ پیارے شیخ نے فرمایا کہ قلبِ سلیم کی پانچ تفسیریں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں کی ہیں، اگر پانچ تفاسیر ہمارے دل میں نہیں ہیں تو یہ قلب، قلبِ سلیم نہیں ہے، پھر موت کے وقت بھی خطرے میں ہے، قبر کا بھی خطرہ ہے، آخرت کا بھی خطرہ ہے، لیکن پھر ہم مایوس بھی ہوجاتے ہیں کہ ہم نے اتنے گناہ کرلئے، ہمیں قلبِ سلیم کیسے ملے گا۔

جب دل ہی لگا بیٹھے ہر ناز اٹھانا ہوگا
سو بار وہ روٹھیں سو بار منانا ہوگا

اللہ کو راضی کرتے رہنا ہے، بار بار منانا ہے۔ اللہ نے نبوت کا دروازہ بند کیا ہے ولایت کا دروازہ بند نہیں کیا، اگر میں اور آپ آج توبہ کرلیں کہ آج کے بعد ہم گناہ نہیں کریں گے، فرض واجب سنتِ مؤکدہ ادا کریں گے اور اللہ کو ناراض نہیں کریں گے تو ہم اللہ کے ولی بن جائیں گے، اللہ کے دوست بن جائیں گے۔ یہ دوستی بہت آسان ہے کہ گندے کام نہ کریں اور اللہ ہمیں اللہ والا بنادیں گے۔

جمادے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

اے اللہ! میں نے گناہوں کے کنکر، پتھر جو پیشاب پاخانے سے اَٹے ہوئے تھے پھینک دیے، آپ مجھے مل گئے، اللہ تمام تعریف آپ کی ہے کہ سودا سستا پایا۔ اگر کوئی ہماری جیب سے گندے پتھر نکال کر اور گولڈ بارز (سونے کی اینٹیں) بھرنے لگے تو ہم کیا کہیں گے؟ جزاک اللہ کہیں گے یا روئیں گے؟ جزاک اللہ کہیں گے نا! یا کوئی کہے کہ میں تمہیں گولڈ بارز ماروں گا اگر تم نے اس کی تکلیف برداشت کی تو وہ سونے کی اینٹ تمہاری ہوجائے گی، تو جب وہ گولڈ بارز مارے گا تو ہمیں تکلیف ہوگی مگر پھر بھی ہم کہیں گے اَور مارو اَور مارو! تو اسی طرح اللہ تعالیٰ گناہ چھوڑنے کی تکلیف پر ملتے ہیں۔

غمِ تقویٰ پر انعاماتِ الٰہیہ کی ایک مثال

حضرت والا کا ۱۹۶۹ء کا ایک ملفوظ یاد آیا جو میرے مرشدِ ثانی حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محفوظ کیا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں حضرت والا کے شیخ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تھا، چھ سال تک حضرت دعا کرتے رہے کہ اے اللہ کوئی مخلص بندہ عطا فرما، پھر جب اللہ نے حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا تو فرمایا میر صاحب! چھ سال سے میں اللہ سے رو رہا تھا کہ اے اللہ کوئی جلا بھنا دل والا عطا فرما، جو میں بیانات کر رہا ہوں اس کو محفوظ کر کے چھپوائے، اللہ نے آپ کو میرے پاس بھیج دیا۔ یہ عجیب انتظام ہے۔ تو حضرت میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت والا نے ۱۹۶۹ء میں فرمایا تھا اگر کراچی سے کوئی ٹرین میں لاہور آئے اور ٹکٹ چیک کرنے والا اس مسافر سے پوچھے کہ کراچی سے لاہور تک آپ کو کتنے کھٹملوں نے کاٹا؟ اس نے جواب دیا کہ چار دفعہ کھٹمل نے کاٹا تھا، تو ٹی ٹی نے کہا اچھا یہ لیجیے حکومت کی طرف سے چالیس ہزار کا چیک ـــــ، وہ کیا کہے گا، اے اللہ! کاش سو کھٹمل کاٹ لیتے تو مجھے کتنا پیسہ ملتا۔

ٹی وی نے ہماری غیرت کا جنازہ نکال دیا ہے

تو گناہ نہ کرنے سے جو تکلیف اٹھاتا ہے اللہ اس کو پیار کرتے ہیں۔
حضرت والاؒ کا شعر ہے جسے لوگ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کا سمجھتے ہیں لیکن حضرت کا ہے ؎

از لبِ نادیدہ صد بوسہ رسید
من چہ گویم روح چہ لذت کشید

کہ اے اللہ! جب گناہ چھوڑے تو آپ کے وہ ہونٹ جو نظر نہیں آتے انہوں نے میرے بوسے لئے از لبِ نادیدہ، تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس مزے کا کیا حال ہے۔ حرام عشق میں تو فرہاد پہاڑ سے ٹکرا کر مر گیا، حرام عشق میں مجنوں پاگل ہو گیا، آج لڑکی اور لڑکے حرام عشق میں خودکشیاں کرتے ہیں، جب حرام عشق میں یہ جذبہ ہے تو مولیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کیا جذبہ ہونا چاہیے۔ ہم داڑھیاں رکھے ہوئے ہیں لیکن ہمارے گھر کے اندر کیبل چل رہا ہے، بیانات کرنے کے لئے جگہ جگہ جانے کو تیار ہیں مگر گھر میں انٹرنیٹ چل رہا ہے، گھر میں ٹی وی چل رہا ہے۔ اب تو ٹی وی کے ذریعہ مندر کی گھنٹیاں ہمارے گھروں میں بج رہی ہیں، ٹی وی کے ذریعہ بتوں کی پوجا ہمارے گھروں میں ہو رہی ہے اور بے حیائی فحاشی بڑھ رہی ہے اور ہماری حیا اور غیرت ختم ہو رہی ہے۔ ہمیں برا ہی نہیں لگتا کہ ہماری ماں میری بہن میری بیٹی میری بہو ناچ رہی ہے، ہمیں برا ہی نہیں لگتا کہ ہماری بہو بیٹی نامحرم کے ساتھ ایجوکیشن حاصل کر رہی ہے بلکہ جو قرآن وحدیث کا حوالہ دے کر بتائے کہ ان باتوں پر تو اللہ کا عذاب ہے تو وہی آدمی اچھا نہیں لگے گا چاہے قرآن شریف وحدیث شریف ہی کیوں نہ بتاتا ہو۔ حالانکہ قرآن پاک حدیث پاک کی بات عمل کی نیت سے سنی جائے تو ایک دن اللہ تعالیٰ پیار فرمالیں گے۔

علماء سے شرعی مسائل میں رابطہ نہ رکھنے کا وبال

تو علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قلبِ سلیم کی پانچ تفسیریں ہیں، جس سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کونسا مال اور اولاد کام نہیں آتا۔

نمبرایک: اَلَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ فِیْ سَبِیْلِ الْبِرِّ، جو اپنا مال نیک راہ میں خرچ کرے، جو حساب لگا کر زکوٰۃ نکالتا ہے، یہ نہیں کہ جیب میں ہاتھ ڈالا پانچ ہزار روپے بھکاری کو دے دیئے اور اکاؤنٹنٹ کو کہا کہ ذرا پانچ ہزار لکھ دینا زکوٰۃ کے اکاؤنٹ میں، دوسرا بھکاری ملا یہ لے دس ہزار روپے، اور حساب کتاب کچھ نہیں۔ کہتے ہیں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ ارے بھائی! کس کو زکوٰۃ دینی ہے؟ کس کو نہیں دینی؟ پورا سال گزرا ہے نہیں گزرا ہے۔ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے جیسے ہی زکوٰۃ کا وقت آتا ہے سیکرٹری کو کہتے ہیں فوراً پانچ لاکھ کی مشین بک کراؤ، مشین پر زکوٰۃ ہے ہی نہیں۔ یا جیسے ہی سال پورا ہونے والا ہوا اُس سے پہلے بیوی کو ساری جائیداد کا مالک بنا دیا، اب سال گزرا کہاں اور بیوی مالک بن گئی۔ یہ میں ثبوت کے ساتھ بات بتا رہا ہوں، سنی سنائی بات نہیں بتاتا اور جب اگلا سال آیا تو بیوی نے بیٹے کو ہدیہ کر دیا، اب ایک دوسرے کو مالک بناتے جا رہے ہیں، ذرا مفتی صاحبان سے پوچھیں تو سہی:

﴿فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝﴾

(سورۃ النحل: اٰیۃ ۴۳)

یہاں بھی اللہ فرما رہے ہیں کہ علمائے ربانیین مفتی صاحبان سے پوچھو، ہمارا ہی فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ! آپ کی تمام مال و دولت اور دنیا آپ کے پاس ہی رہے گی اور پھر بھی آپ اللہ کے پیارے بن جائیں گے۔ مزے دار بات سنئے گا! میرے شیخ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو دولت کے ساتھ نبوت مل سکتی ہے تو دولت کے ساتھ ولایت کیوں نہیں مل سکتی؟ حضرت والا

فرماتے تھے کہ ذہن میں رکھو کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں لیکن ولایت کا، اللہ کی دوستی کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔

اللہ کا خاص دوست صرف گناہ چھوڑنے والا ہے

ولایت کے لئے اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں:

﴿اِنۡ اَوۡلِيَآءُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ﴾

(سورۃ انفال: آیۃ ۳۴)

ہمارا کوئی ولی نہیں سوائے وہ جو تقویٰ سے رہتے ہیں، اور تقویٰ نام ہے کَفُّ النَّفۡسِ عَنِ الۡهَوٰی گناہ کے خیالات آئیں لیکن عمل نہ کرے یہ متقی ہے، اللہ کا ولی ہے، اللہ کا پیارا ہے، اللہ کا دوست ہے۔ بشرط فرض واجب سنتِ موکدہ پورے قرآن پاک میں اور احادیثِ مبارکہ کے ذخیرے میں کہیں نہیں ملے گا کہ بیان کرنے والا میرا ولی ہے، بار بار حج کرنے والا میرا ولی ہے، بار بار عمرہ کرنے والا میرا ولی ہے، تہجد گزار میرا ولی ہے، پانچ پارے تلاوت کرنے والا میرا ولی ہے، دس دس تسبیحات پڑھنے والا میرا ولی ہے۔ نہیں، بلکہ فرمایا کہ ہمارا کوئی ولی نہیں سوائے اس کے جو تقویٰ سے رہتا ہے۔ اسی تقویٰ کو حاصل کرنے کے لئے ہم دیکھیں کہ کیا ہمارے گھروں میں شرعی پردہ ہے؟ کیا ہمارے گھر نیٹ اور کیبل سے پاک ہیں؟ غیر شرعی تقریبات سے ہم لوگ بچتے ہیں؟ ہماری بہو بیٹیاں نامحرم مردوں کے ساتھ پڑھ رہی ہیں یا نہیں پڑھ رہیں؟ لیکن اللہ معاف فرمائے کہ گناہوں کے باوجود ہم اپنے کو ولی بھی سمجھتے ہیں حالانکہ اپنے کو نیک سمجھنا تو بالکل حرام ہے۔ نیک بننا فرض اپنے کو نیک سمجھنا حرام۔

اولاد اگر گناہ کی چیز مانگے تو ہرگز مت دو

کل رات کو پیارے شیخ کی بات اپنے دوستوں کو سنا رہا تھا کہ اولاد کی

گناہوں کی باتوں پر کمپرومائز (compromise) نہ کرنے سے اگر اولاد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں تو جن ماں باپ نے ان آنسوؤں کو برداشت کیا، ان کی اولاد ان شاء اللہ جنید بغدادی اور رابعہ بصریہ بنے گی۔ آج ذرا بیٹی کہہ دے کہ ابّا آپ کو مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے جو آپ مجھے اسمارٹ فون نہیں دلا رہے ہیں؟ تو کہہ دو کہ بیٹی تجھ پر کیا بھروسہ کروں، میں بڈھا اپنے اوپر بھروسہ نہیں کر رہا کیونکہ ؎

بھروسہ کچھ نہیں اس نفس امارہ کا اے زاہد
فرشتہ بھی یہ ہو جائے تو اس سے بدگماں رہنا

کوئی کیسے اپنے اوپر بھروسہ کرے جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمادیا اور اللہ نے قرآن پاک کا جز بنا دیا **وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ** میں اپنے نفس کو پاک اور بَری نہیں بتلاتا۔ لو بھئی! کبھی انبیاء علیہم السلام کا نفس ہوتا ہے؟ انبیاء تو معصوم ہوتے ہیں، وہ تو ایسا فرما رہے ہیں اور ہم اپنے اوپر بھروسہ کر لیتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اوپر بھروسہ کیا انہیں کے موبائلوں میں ننگی فلمیں بھری ہوئی ہیں، جوان بیٹیوں کے باپ ہیں اور ان کا موبائل گٹر لائن بنا ہوا ہے چہ جائیکہ بیٹی کو بھی دے دیا یعنی بارود اور پیٹرول ساتھ کر دیا۔ مجھے جو خط لکھے گا، کون لکھے گا؟ مجھے ای میل کون کرے گا؟ جو بیانات سننے والے ہیں نا! تو ایسے خطوط کی لائن لگی ہوئی ہے کہ ابّا نے یا ماموں نے کینیڈا سے بیٹی کو موبائل گفٹ کیا، ٹیبلٹ گفٹ کیا، پھر اصلاحی خط آتے ہیں کہ میں تو گناہوں میں ڈوب گئی ہوں۔ ارے! اُٹھا کر پھینک اس کو، یہ جہنم کا راستہ ہے، یہ تو ایسا آلہ ہے کہ اس سے بیت الخلاء میں بھی بدمعاشی، چادر اوڑھ کر بدمعاشی، ماں باپ کی غیر موجودگی میں بدمعاشی ہوسکتی ہے، اس تباہی کے ذمہ دار بڑے ہوتے ہیں۔

قلبِ سلیم کی پہلی تفسیر: نیکی میں مال خرچ کرنا

تو میں عرض کر رہا تھا کہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ مفتی بغداد نے قلبِ سلیم کی

پانچ تفسیریں فرمائی ہیں جو احقر نے شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنی: پہلی تفسیر: اَلَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ فِیْ سَبِیْلِ الْبِرِّ جو اپنا مال اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ میں کسی جگہ کا چندہ لینے کے لئے نہیں آیا ہوں، حضرت ہنس کے فرماتے تھے کہ میں چندہ لینے نہیں آیا ہوں، تفسیر میں ترتیب یہی ہے کہ جو اپنا مال اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے۔ اب دیکھیں کہ کون سا مال کام آئے گا، یہاں اس کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ صدقہ، زکوٰۃ، ماں باپ، بیوی بچے، رشتے داروں پر خرچ، یہ مال کام آئے گا، مثلاً آپ کے گھر پیزا آیا، کھانے کے لئے آپ منہ تک لائے، دل میں خیال آنا چاہیے کہ یا اللہ! میری بہن کے پاس پیزا کے پیسے ہیں؟ اے اللہ میرے ماموں کے پاس، میرے چاچا کے پاس، پیزا کھانے کے پیسے ہیں، اگر دل میں آجائے ہاں ہیں تو بھی کھالو اگر دل میں آئے کہ نہیں تو بھی کھالو، اب چاہے آم ہوں چاہے انار ہو جو بھی ہو، اس کے بعد اپنے پیسوں سے کچھ ان کو بھی ہدیہ بھیج دو، چاہے دو آم بھیج دو، اللہ خوش ہوں گے کہ میرے پیسے کا اس نے صحیح استعمال کیا۔ جو پیسہ دین پر خرچ ہو، نیک کام میں خرچ ہو، کیا یہ کام نہیں آئے گا؟ بتاؤ بھئی کام نہیں آئے گا؟ اس مسجد کی اور مدرسہ کی بنیاد میں جس کا پیسہ لگا ہے کیا اس کا صدقہ جاریہ دو سال کے لئے، تین سال کے لئے ہے یا قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا؟ ہمیشہ کے لئے ہے تو یہ پیسہ کامیاب ہوا یا نہیں ہوا؟

گناہ کے کاموں میں مال خرچ کرنے کا وبال

آج ہم کہتے ہیں کہ حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب! اس مسجد میں میری طرف سے ایک پنکھا لگوادیں، ایئر کنڈیشن میں حصہ ڈلوادیں قیامت تک میرا ثواب ہوگا، تو صدقہ جاریہ پر ہمارا ایمان ہے یا نہیں ہے؟ بھائی ہے نا! تو

گناہ جاریہ بھی ہے کہ نہیں ہے؟ کیسے؟ جو ہم بیٹیوں کو جہیز میں ٹی وی دے دیتے ہیں، اپنی دکان پر، اپنے ہوٹل پر، اپنے دفتر میں ٹی وی لگاتے ہیں، جتنے لوگ ہماری وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوں گے ان کا وبال بھی ٹی وی لگانے والے پر پڑے گا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ میں اپنے بابا یعنی والد صاحب کے ساتھ جب دفتر میں ہوتا تھا تو بابا اور دوسرے بڑے ہاتھ جوڑ کر کہتے تھے کہ بیٹا! محلہ میں، رزق کی جگہ پر کبھی کوئی گڑبڑ نہیں کرنا ورنہ برکت نہیں ہوگی مجھے اب تک بابا کی یہ بات یاد ہے لیکن آج دوسری جگہوں کے ساتھ اپنی روزی کی جگہ کو بھی گناہوں سے آلودہ کیا ہوا ہے، پھر کہتے ہیں کہ رزق میں برکت نہیں ہوتی۔

حرام مال کمانے کی چند صورتیں جنہیں ہم برا نہیں سمجھتے

تو میں عرض کر رہا تھا کہ کیا زکوٰۃ اور نیکی والا مال کام نہیں آئے گا؟ یقیناً آئے گا ہاں رشوت کا مال کام نہیں آئے گا، سود کا مال کام نہیں آئے گا، یہ بانڈ پیپر کی پرچیاں، یہ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ یہ کام نہیں آئیں گے۔ اور کونسا مال کام نہیں آئے گا مثلاً ایکسپائری والا مال باہر ملک سے خرید لیا، یہاں پر رشوت دے کر کلیئر کرالیا اور ایک کیمیکل آتا ہے اس سے ایکسپائری کی تاریخ اور مینوفیکچرنگ کی تاریخ کو مٹا دیا مشین سے ویسی ہی نئی ایکسپائری اور مینوفیکچرنگ کی تاریخ ڈال کر چلا دیتے ہیں تو یہ پیسہ کام آئے گا؟ کنٹینر میں آگے دودھ رکھا ہوا ہے جس پر ڈیوٹی کم ہے پیچھے موبائل فون ہیں، کیا یہ مس ڈکلیئرنگ (Misdeclaring) کام آئے گی، کیا یہ پیسہ کام آئے گا؟

باپ کے انتقال کے بعد وراثت تقسیم نہ کرنے کا گناہ

ابّا کا خدانخواستہ انتقال ہوگیا، اماں کا انتقال ہوگیا، کیا جائیداد تقسیم کی؟ وراثت تقسیم کی؟ وارثوں کا ہم پر قرضہ ہوگیا۔ والد صاحب نے انکم ٹیکس سے

بیچنے کے لئے اماں کے نام پر گھر لکھ دیا، فیکٹری بڑے بیٹے کے نام پر لکھ دی لیکن کیا ابّا نے مالک بنایا تھا؟ کوئی ایسی دستاویز ہے؟ آپ کو جو گفٹ کیا تو کیا آپ کو مالکانہ حقوق دیے، آپ کو قبضہ دیا؟ اب بھائی اور بہن کو حصہ نہیں دے رہے، بھائی کا انتقال ہوگیا، اس کے چھوٹے معصوم یتیم بچے ہیں، اب ان کا بھی مال حرام کھا رہا ہے، کوئلے پر کوئلے گویا دوزخ کھا رہے ہیں۔ حج کرنا آسان ہے، عمرہ کرنا آسان ہے، تیس تیس لاکھ کے پیکیج میں حج کرنا آسان ہے لیکن بہنوں اور بھائیوں کو حصہ دے کر دکھائیں۔ کہتے ہیں کہ میری زمین آدھی ہوجائے گی، تو ہوجائے، ارے جنت کا معاملہ ہے۔ حصہ دینے کے لئے تو مجھے فیکٹری بیچنا پڑے گی، بیچ دے۔ کسی کا قرضہ ہے تو کیا قرض کی ادائیگی نہیں کروگے؟ اب بتاؤ کیا یہ غصب کا مال کام آئے گا؟ اب ان شاء اللہ ہماری آدھی پریشانی دور ہوگئی کہ اللہ جو فرمارہے ہیں مال اور اولاد کام نہیں آئے گی تو مال کا باب Chapter بند ہوگیا کہ کون سا مال کام آئے گا کون سا نہیں آئے گا؟ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قلبِ سلیم کی ایک ایک تفسیر پر مختلف اوقات میں ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گھنٹے کے بیانات کئے ہیں ورنہ ایک بیان میں تو ایک تفسیر بھی نہیں ہوسکتی۔

قلبِ سلیم کی دوسری تفسیر: اولاد کی دینی تربیت

نمبر دو: اَلَّذِیْ یُرْشِدُ بَنِیْہِ اِلَی الْحَقِّ خود تو بیانات کے لئے جارہا ہے اور اولاد کو کہتا ہے کہ بیٹا یہ لیپ ٹاپ لو، یہ کارٹون، فنی ویڈیوز اور فلمیں لو، دیکھو بیٹا گھر سے باہر نہیں نکلنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ اَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا﴾

(سورۃ التحریم: آیۃ ۶)

پہلے اپنے آپ کو آگ سے بچانا ہے پھر گھر کی باری ہے۔ حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فضائلِ اعمال میں فضائلِ تبلیغ میں فصل نمبر پانچ یا چھ میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگ دوسروں کی اصلاح کی بہت فکر کرتے ہیں لیکن خود گناہوں میں ڈوبے رہتے ہیں، فرمایا ''ضروری ہے کہ شیخ کو تلاش کر''، ضروری ہے یعنی جس کے نہ ہونے سے ضرر ہو، ''ضروری ہے کہ شیخ کو تلاش کر اور اس کے ساتھ تعلق بنا، شیخ کہے کھڑا ہوجا تو کھڑا ہوجا، شیخ کہے بیٹھ جا تو بیٹھ جا''، اگر جملے اوپر نیچے ہوں تو ابھی بیان بند کرا دینا، یہاں تک کہ ایک ایسی بات بتائی جو ہضم بھی نہیں ہوتی، فرمایا کہ ''پیشہ بھی شیخ سے پوچھ کے کر۔'' اب میں حیران ہوگیا کہ یا اللہ فضائلِ اعمال میں لکھا ہے کہ پیشہ بھی شیخ سے پوچھ کے کر اور ہمارے حضرت منع فرماتے تھے کہ شیخ کبھی مرید کو پیشہ نہ بتائے، کیوں؟ کیونکہ شیخ کہے گا کپڑے کا کام کرلو اور خسارہ ہوگیا، تو مرید سوچے گا کہ آتا کچھ ہے نہیں، خوامخواہ کپڑے کے کاروبار میں پھنسا دیا، سب نقصان ہوگیا، پھر وہ مجلس میں ہی نہیں آئے گا۔ پھر فرمایا کہ فضائلِ اعمال میں اس بات سے مراد یہ ہے کہ شیخ سے پوچھ کہ میں لڑکیوں کے کاسمیٹکس کی دکان کھولوں یا نہیں؟ تو شیخ کہے گا نہیں! گناہ سے بچنا مشکل ہوجائے گا، وہ پوچھے گا کہ شیخ! میں اپنی جاب لڑکیوں کے ڈپارٹمنٹ میں ٹرانسفر کرلوں؟ تو شیخ منع کرے گا، یہ مطلب ہے پوچھنے کا! تو اَلَّذِیْ یُرْشِدُ بَنِیْہِ اِلَی الْحَقِّ جو اپنی اولاد اور گھر کی دینداری کی فکر کرتا ہے، اکیلے اللہ کے راستے میں اڑا نہیں جا رہا بلکہ اولاد اور گھر والوں کی تربیت کی فکر بھی کر رہا ہے۔

میڈیا اور ٹی وی کی تباہ کاریاں

آج مجھے اطلاعات ملتی ہیں کہ بوڑھے باپ اور بیٹے دفتر میں لیپ ٹاپ پر گندی فلمیں دیکھ رہے ہیں، تاش کھیل رہے ہیں، چار پانچ لوگ مل کر

لوڈو کھیلتے ہیں جس پر حرام شرطیں لگتی ہیں۔ آج ہم نے اپنی یہ حالت کی ہوئی ہے، اپنے گھروں کے اندر ہمارے کیسے حالات ہیں! ٹی وی پر کیسے کیسے پروگرام آتے ہیں، فحاشی، بے حیائی، عریانی، زنا، حرام عشق، گھر سے بھاگنا، کورٹ میرج کرنا، طلاق دینا، شراب پینا، نشہ استعمال کرنا، کیسے بے حیائی کے کپڑے پہنے جائیں، کیسے تیراکی کا لباس پہنا جائے، یہ سکھایا جاتا ہے کہ کیسے کمینے پن کا فیشن کیا جائے جبکہ باریک اور چست لباس پہننے والی عورتوں کے بارے میں حدیث پاک میں ہے کہ ننگی اٹھائی جائیں گی۔ ٹی وی پر دینی پروگرام دیکھ کر پوری دنیا میں کوئی ایک عورت رابعہ بصریہ بنی ہو تو مجھے بتائیں اور اس کا ایڈریس دے دیں، میں اپنے گھر کی خواتین کو کہوں گا کہ فون کر کے دعا کرالیں۔

قرآن و حدیث سے نظر کی حفاظت کا حکم

ان حالات کو جانتے ہوئے بھی ہمیں کہتے ہیں کہ تم میڈیا اور ٹی وی کے خلاف بہت زیادہ چلّاتے ہو، اس کے حرام ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ ہمارے شیخ نے ہمیں سکھایا، فرمایا کہ ویسے تو بہت دلائل ہیں، ایک قرآن پاک کی آیت ایک حدیث پاک ٹی وی کو حرام کرنے کے لئے کافی ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾

(سورۃ النور: آیت ۳۰)

اے نبی ﷺ! ایمان والے مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی بعض نظریں نیچی رکھیں۔

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ﴾

(سورۃ النور: آیت ۳۱)

اے نبی ﷺ! ایمان والی بیبیوں سے کہہ دیں کہ اپنی بعض نظریں نیچی رکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ! ایمان والے مردوں اور بیبیوں سے کہہ دیں کہ اپنی بعض نظریں نیچی رکھیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

((زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ))

(صحیح البخاری:(قدیمی)، کتاب الاستیذان، ج ۲ ص ۹۲۳)

کہ نظر بازی آنکھوں کا زنا ہے، چاہے مرد غیر محرم عورتوں کو دیکھے یا عورتیں نامحرم مَردوں کو دیکھیں، دونوں کا یہی حکم ہے۔ دوستو! ہم مر جائیں گے مگر پیچھے کیبل ٹی وی چلتا رہے گا، گناہ جاریہ ہوتا رہے گا۔ اللہ معاف فرمائے، جان دینے کے لئے تیار ہونا چاہیے، لیکن یہاں جان کیا خاک دیں گے کیبل اور ٹی وی نہیں نکلتا۔ ہمارے حضرت ہمیں اُحد کے میدان میں رات بارہ بجے لے جاتے تھے، چٹائیاں بچھ جاتی تھیں بیان فرماتے تھے، تجدیدِ بیعت فرماتے تھے اور اُحد کے ستّر شہیدوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوں دعا فرماتے ''اے اللہ! ان ستّر شہیدوں نے ایک وقت میں اپنی جانیں دے دیں، اے اللہ! ان کی وفاداری کے صدقہ ہمیں اپنی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفاداری عطا فرما۔''

نظر کی حفاظت عورتوں پر بھی فرض ہے

کبھی کبھی کوئی بحث کرتا ہے کہ ٹی وی پر جو یہودی، عیسائی، ہندو اور جو فاسق مسلمان آتے ہیں، وہ ہماری بیٹی، بہن، بیوی کو جانتے بھی نہیں، ان کو دیکھتے تو نہیں، پھر تم کیوں چلّاتے ہو؟ ٹی وی پر آنے والے مرد جب ہماری بیٹیوں کو دیکھتے ہی نہیں ہیں تو بتاؤ کیوں منع کرتے ہو؟ ارے جناب! قرآن پاک حدیث پاک سے سب جواب مل جائیں گے اگر ہم اللہ والے علماء مفتی صاحبان کے پاس جائیں۔ اب سنئے! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہماری دو مائیں موجود تھیں، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا۔ ایک نابینا بوڑھے صحابی حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ

داخل ہوتے ہیں، بوڑھے ہیں، اسّی یا پچاسی برس کے ہیں، دو تین روایتیں ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری دونوں ماؤں سے فرماتے ہیں اِحْتَجِبَا مِنْهُ اے بیبیو! پردہ کرلو، ہماری ماؤں نے عرض کیا:

((اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا؟ اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ))

(جامع الترمذی: (ایچ ایم سعید)، باب ما جاء فی احتجاب النساء، ج ۲ ص ۱۰۶)

یہ تو نابینا ہیں، ہمیں دیکھتے نہیں ہیں، جانتے نہیں ہیں، دیکھو! ٹی وی والے مرد بھی ہماری بہو بیٹیوں کو دیکھتے نہیں ہیں نا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جواب دیا؟ یہ قیامت تک کے لئے جواب ہے اَفَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھتی ہو؟ پردہ کرلو۔ اب آپ لوگ فیصلہ کرلیں کہ وحی کا زمانہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود موجود تھے، ہماری ماؤں پر دوسروں کا نکاح حرام ہے، آنے والے صحابی ہیں جن کے لئے رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اللہ اُن سے راضی وہ اللہ سے راضی کا سرٹیفکیٹ ہے، حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ صحابی بوڑھے بھی ہیں حتیٰ کہ نابینا بھی ہیں، ان خواتین کو دیکھ بھی نہیں سکتے تھے مگر ان سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ کرارہے ہیں۔ اب آپ فیصلہ کرلیں کہ یہ ٹی وی کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ داماد ہے تو ہر کمرے میں گھس رہا ہے، ارے صاحب! اگر اس کو روکا تو وہ ناراض ہوجائے گا، پھر ہماری بیٹی کا کیا ہوگا؟ اس کی خوشیوں کا کیا ہوگا؟ یہ بتائیں میری اور آپ کی بیٹی کی خوشیاں کس کے ہاتھ میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، بس اللہ کو راضی کرلیں، اللہ تعالیٰ کو خوش کرلیں تو سب کام بن جائیں گے ؎

کوئی مزہ، مزہ نہیں کوئی خوشی، خوشی نہیں
تیرے بغیر زندگی، موت ہے زندگی نہیں

اولاد کو دین سکھانے کے دینی و دنیاوی ثمرات

آج اگر کوئی کہے کہ اپنی اولاد کو حافظ بناؤ، عالم بناؤ، تو کہتے ہیں کہ بھائی یہ کھائے گا کہاں سے؟ ارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے کھلایا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے کھلایا، اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے کھلایا۔ میرے حضرت تو گمنام مدرسہ میں پڑھے تھے، کسی نے کہا آپ دارالعلوم دیوبند میں پڑھیں تو آپ کے لیٹر پیڈ اور وزٹنگ کارڈ پر لکھا ہوگا فاضل دارالعلوم دیوبند، آپ کو بڑی عزت ملے گی، فرمایا کہ میں عزت کے لئے پڑھ ہی نہیں رہا ہوں، میں رب العزت کے لئے پڑھ رہا ہوں کیونکہ اس گمنام مدرسہ میں میرے شیخ شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ رہتے ہیں، مجھے ان کی صحبت چاہیے، میں پہلے نمبر پر اللہ کی رضا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اللہ تعالیٰ سے تعلق مع اللہ کو پسند کرتا ہوں اور علم کو دوسرے نمبر پر رکھتا ہوں۔ اگر علم سے ولایت ملتی تو اللہ معاف فرمائے شیطان ولی ہوتا، بلعم باعورا جس کا سورۂ بنی اسرائیل میں ذکر آیا ہے، اس کی زبان کتے کی طرح باہر نکل گئی، وہ بھی کامیاب ہوتا نعوذ باللہ۔ تو فرمایا کھلانے والے اللہ ہیں، لیکن ہماری جو اولاد دنیا کے کام میں نہیں چلتی، تو اس کے بارے میں کہتے ہیں اسے مدرسہ میں داخل کرادو، دو روٹیاں نکال ہی لے گا تو جس کی بنیاد ہی دو روٹیاں ہیں، وہ منبر سے دو روٹیاں ہی بیان کرے گا اور کیا بیان کرے گا۔

حضرت فروخ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم ایک واقعہ سناتے ہیں جس کو میں مختصر کر کے بتاؤں گا، حضرت مفتی صاحب نے

فرمایا کہ ہزار برس سے بھی پہلے مدینہ شریف میں ایک بزرگ تھے ان کا نام فروخ تھا، وہ جہاد کے لئے جارہے تھے، بیوی حمل سے تھی، بیوی سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بیوی کے پاس چار مہینے میں آنا لازم ہے۔ میں ان شاء اللہ تعالیٰ جلد آجاؤں گا لیکن جہاد میں معلوم نہیں کیا حالات ہوں اس لئے احتیاطاً یہ تیس ہزار دینار رکھ لو، یہ آپ کے لئے اور بچہ کے لئے ہے۔ حضرت فروخ رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے، حضرت مفتی اعظم دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ راستہ بھول گئے یا قید ہوگئے یہ پتا نہیں چلا، ستائیس برس کے بعد گھوڑے پر بیٹھ کر مدینہ شریف آرہے تھے، دل کی کیفیت کیا ہوگی! بیوی نے مفتی صاحب سے پوچھ کر شادی نہ کرلی ہو! ولادت میں بیٹا یا بیٹی کیا ہوا؟ ان کی پرورش کا پھر کیا ہوا؟ ہمارے دین میں جانوروں کے بھی حقوق بتائے ہیں کہ جانوروں کے پیٹھ کو منبر مت بناؤ لیکن اس وقت جوش میں یاد ہی نہیں تھا، گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے نیزے کو دروازے پر مارا تو گھر سے ایک نوجوان باہر نکلا کہ کیا بات ہے؟ آپ ہمارا دروازہ توڑ دیں گے کیا؟ حضرت فروخ نے کہا آپ کا گھر کیسے ہے؟ گھر تو میرا ہے! نوجوان کہنے لگا آپ کا گھر کیسے ہے؟ اس بحث کی آواز گھر میں گئی تو نوجوان کی والدہ نے حضرت فروخ کی آواز پہچان لی، دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے روتے ہوئے باہر نکلی، کہا کہ آپ لوگ لڑتے کیوں ہو؟ آپ دونوں تو باپ بیٹا ہو۔ بس ابھی لڑ رہے تھے ابھی لپٹ کر رونے لگے، پیشانی پر بوسہ دینے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیکھو! پہچان تیسرے نے کرائی نا، جو لوگ پوچھتے ہیں اللہ نے ہمیں کیوں پیدا کیا ہے؟

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۝﴾

(سورۃ الذٰریٰت: آیۃ ۵۶)

ہم نے انسان اور جن کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ عبادت کرتے، ساری دنیا کے مفسرین اور رئیس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لِيَعْبُدُوْنِ کا مطلب ہے لِيَعْرِفُوْنِ اللہ نے اپنی پہچان کے لئے ہمیں پیدا کیا ہے، جب اللہ کی پہچان ہوگی تو کیا ہم گناہ کریں گے؟ ماں باپ کا دل دُکھائیں گے؟ بیوی جس کی سفارش اللہ نے کی ہے اور جس کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سفارشیں فرمائی ہیں اس کو گالیاں دیں گے؟ طلاق کی دھمکی دیں گے؟

حدیث کو یاد کر کے عمل کرنے والے کے لئے بشارت

تو اس نوجوان نے اپنے والد سے کہا کہ بابا! میں مسجدِ نبوی جا رہا ہوں، عصر کی اذان ہو چکی ہے، آپ جلدی سے غسل کر کے مسجد آجائیں۔ حضرت فروخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے غسل کیا، صاف لباس پہنا، گھر سے نکلنے سے پہلے بیوی سے پوچھا وہ تیس ہزار دینار کا کیا ہوا؟ بیوی نے جواب دیا کہ آپ فکر نہ کریں، سب محفوظ ہیں۔ مسجدِ نبوی میں عصر کی نماز پڑھ کر جب میں باہر نکلا تو کیا دیکھا کہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک نوجوان رومال اوڑھے حدیث شریف کا درس دے رہا ہے، سامعین میں بوڑھے بھی بیٹھے ہیں جوان بھی بیٹھے ہیں، میرے دل میں خیال آیا کہ یا اللہ! یہ کون خوش نصیب ہے! اس کے ماں باپ کیسے خوش نصیب ہیں جن کا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجدِ مبارک میں حدیث پاک کا درس دے رہا ہے، فرمایا میں نے آگے بڑھ کر جو دیکھا تو وہ میرا ہی بیٹا تھا جو حدیث پاک کا درس دے رہا تھا، تاریخ میں یہ نوجوان امام ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ (تاریخ بغداد، جلد ۸، ص ۴۲۱)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا دی ہے کہ یا اللہ جو حدیثِ پاک کو سنے، پھر اس کو یاد کرے اور آگے پھیلائے اسے ہرا بھرا رکھ، آپ بتاؤ جسے اللہ ہرا بھرا رکھے اسے خزاں کہاں آسکتی ہے؟

تقویٰ: مشکلات سے نجات اور بے گمان رزق کا نسخہ

آج جو ہمیں تکلیفیں آرہی ہیں وہ ہمارے اپنے کرتوت ہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں مجھے ایک آیت کا معلوم ہے اگر لوگ اس پر عمل کرلیں تو ہر کام کے لئے کافی ہوجائے:

﴿مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ○ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ﴾

(سورۃ الطلاق: آیات ۲،۳)

جو گناہ نہ کرے، تقویٰ سے رہے اور گناہ ہوجائے تو توبہ میں دیر نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کو تمام مشکلات سے Exit خروج عطا فرمائیں گے اور رزق وہاں سے دیں گے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا، باقی کیا چاہیے؟ تو حضرت فروخ فرماتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوا، بیوی کے پاس آیا اور پورا واقعہ بتایا اور کہا کہ میں تمہیں کیا دعا دوں! تو بیوی نے کہا سرتاج! آپ نے پوچھا تھا کہ وہ تیس ہزار دینار کا کیا ہوا؟ تو میں نے وہ سب اپنے بچے کی دینی تعلیم پر خرچ کردیے تو وہ سب محفوظ ہیں نا۔

جو مال نیک کام میں خرچ ہوجائے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے

مجھے اس وقت یہ بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کہ کیسے محفوظ ہیں؟ اللہ تعالیٰ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو نور سے بھر دے، فرمایا دیکھو اللہ کیا فرمارہے ہیں:

﴿مَا عِنۡدَکُمۡ یَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ بَاقٍ ؕ﴾

(سورۃ النحل: آیۃ ۹۶)

جو ہمارے پاس ہے سب ختم ہونے والا ہے اور جو اللہ کے پاس بھیج دیا وہ ہمیشہ باقی رہے گا، اللہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ باقی رہے گا، جو اپنے مال کو، اپنی جوانی کو، اپنی اولاد کو، اپنے حالات کو اللہ پر فدا کردے یعنی فرماں برداری والی زندگی گذارے، اس کا مال، اس کی اولاد، اس کی ساری زندگی ان شاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گی۔ بتایئے! یہ نیک اولاد کام آئے گی یا نہیں آئے گی؟ یقیناً آئے گی! اب آپ حضرت فروخ رحمۃ اللہ علیہ کا صدقہ جاریہ، ان کا بزنس دیکھیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بزنس دیکھیں! شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا بزنس دیکھیں! مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بزنس دیکھیں! حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بزنس دیکھیں! حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے، ان کا صدقہ جاریہ ان کا بزنس دیکھیں! یہ ایسا بزنس ہے جو ہمیشہ بڑھتا رہے گا اور ہمارا مال تو ہمارے قبر میں جاتے ہی ختم ہوجائے گا۔ تو مال جب بُرا ہے جب ہم اللہ کو ناراض کریں۔

تینوں طرف سے داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے

اب یہ پتا چل گیا کہ مال کونسا کام نہیں آئے گا، اولاد کونسی کام نہیں آئے گی۔ ایک بات اور عرض کرتا ہوں کہ ایک مٹھی داڑھی سامنے سے رکھنا ٹھوڑی کے نیچے سے، ایک مٹھی دائیں طرف، ایک مٹھی بائیں طرف اور داڑھی کا یہ بچہ رکھنا چاروں ائمہ کے نزدیک واجب ہے، چاول برابر کم کرنا داڑھی منڈانا حرام ہے، چوبیس گھنٹے کا گناہ ہے، گناہ کرکے سکون کہاں سے ملے گا؟ سکون چین اطمینان کے خزانے تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں، گھر میں ابّا کو ناراض کرکے بیٹا کوئی نعمت لے سکتا ہے؟ تو ربّا کو ناراض کرکے کیسے ہم نعمتیں لے سکتے ہیں۔

قلبِ سلیم کی تیسری تفسیر: عقائد کی درستگی

تفسیر نمبر تین: اَلَّذِیْ یَکُوْنُ قَلْبُہٗ خَالِیًا عَنِ الْعَقَآئِدِ الْبَاطِلَۃِ

جس کا دل باطل عقیدہ سے پاک ہوجائے۔ کہتے ہیں مجھ پر جادو ہوگیا ہے، مجھ پر اثر ہوگیا ہے، عاملین کے پاس لے چلو۔ ارے عاملین کو چھوڑو کاملین کے پاس چلو۔ کالے جادو کو توڑنے کے لئے ایک ہی حدیث پاک کافی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشکوٰۃ شریف کی حدیث پاک صفحہ ۱۸۸ پہ فرماتے ہیں:

((قَالَ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوَّذَتَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ وَحِیْنَ تُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی))

(مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ کتاب فضائل القراٰن؛ ص ۱۸۸)

جو تینوں قل صبح وشام تین تین بار پڑھ لے جادو سے، نظر سے، حسد سے، ہر شر سے اس کی حفاظت رہے گی، اصل جادو کیا ہے؟ اصل جادو گناہ ہے! اصل نحوست گناہ ہے لہٰذا:

((اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ))

(جامع الترمذی: (قدیمی)؛ کتاب الدعوات؛ باب فی دعاء الحفظ؛ ج ۲ ص ۱۹۷)

اے اللہ مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جس سے میں گناہ چھوڑ دوں، گناہ کر کے مجھے بد بخت نہ بننے دے۔ ہم تو عاملوں کے چکر میں لاکھوں لاکھوں روپے برباد کر رہے ہیں یہاں تک کہ بعضوں کا ایمان بھی چلا گیا کیونکہ خوشیاں چاہیے تو اس کا طریقہ اس گمراہی کے راستے میں سمجھ رکھا ہے۔ قبروں پہ سجدہ کر رہے ہیں، عورتیں عامل کے پاس جا رہی ہیں، مرد عورت ساتھ بیٹھے ہیں، بھنگ پی جا رہی ہے، قوالیاں ہو رہی ہیں، نماز روزہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ہمارا مشکل کشا ہے اس کو چھوڑ کر ان عاملین کے پاس جا رہے ہیں، کام تو اللہ بناتا ہے مگر ذرا کوئی بات ہوتی ہے عامل بابا کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔

عملیات کے بارے میں میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

اللہ تعالیٰ تو فرما رہے ہیں: کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سچوں کے ساتھ رہو، اور اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا رحمٰن کی خبر پوچھنی ہے تو باخبر سے پوچھو۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو جب فالج ہوا، بڑے بڑے اہلِ حق کے عاملین آئے کہ آپ کی قمیص دے دیں تو ہم جادو اتار دیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ اگر جادو بھی ہے تو وہ مخلوق ہے یا خالق ہے؟ کہا کہ مخلوق ہے۔ فرمایا کہ مخلوق خالق کے تابع ہے یا نہیں؟ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرما رہے ہیں:

﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۝﴾

(سورۃالتوبۃ: آیۃ ۱۲۹)

وہ رب ایسا ہے کہ عرشِ اعظم کا بھی پالنے والا ہے، تو اللہ کے حکم سے اگر جادو آیا ہے تو میں اللہ سے راضی ہوں، میں اپنی قمیص کسی عامل کو نہیں دوں گا، میں تینوں قل پڑھ رہا ہوں، آپ کو قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا ہے تو کرلو، لیکن میرا اللہ سے رابطہ مضبوط رہے، میں اس سے خوش ہوں، کیا آخر میں موت نہیں آتی؟ بیماریاں نہیں آئیں گی؟ سب طاقت نعوذ باللہ عاملین کو مل گئی ہے کہ جس کو چاہیں صحت دے دیں جس کو چاہیں بیماری دے دیں۔ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت برطانیہ کا پارلیمانی نظام نہیں ہے کہ سب فیصلے پارلیمنٹ والے کرتے ہیں اور ملکہ دستخط کر کے پاؤنڈ لے لیتی ہے، فرمایا اللہ نے ان ظالموں کے ہاتھ میں شفا، زندگی، موت، رزق کا بڑھنا، گھٹنا نہیں دیا کہ ان کی مرضی جو کریں اور نعوذ باللہ! اللہ پاک صرف دستخط کردیں کہ جو کرنا ہے کرلو۔

قلبِ سلیم کی چوتھی تفسیر: حرام شہوتوں سے پاک ہونا

تفسیر نمبر ۴: اَلَّذِیْ یَکُوْنُ قَلْبُهٗ خَالِیًا عَنْ غَلَبَةِ الشَّهَوَاتِ

جس کا دل شہوت کے غلبہ سے خالی ہوجائے۔حضرت شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں آج کل جس کو دیکھو کہتا ہے کہ میں روحانی علاج کرا رہا ہوں، میں پوچھتا ہوں کیا علاج کرا رہے ہو؟ تو کہتے ہیں یہ بیماری تھوڑی ہے، جادو ہوگیا ہے۔ ارے اللہ کے بندے روح اللہ کے پاس جاتی ہے،اس کی بیماریوں کا علاج اللہ والے یا ان کے غلاموں کے پاس ہوتا ہے، عاملین کے پاس نہیں ہوتا۔ فرمایا پتا بھی ہے روحانی بیماری کیا ہے؟ غصہ،تکبر، چڑچڑ، ڈانٹ ڈپٹ، ماں باپ سے بدتمیزی، بیوی کی پٹائی، جھوٹ، غیبت، حبِ جاہ، حبِ باہ، بغض، کینہ، بہتان اور دل میں زنا کے خیالات پکانا، نامحرم کو دیکھنا،روحانی بیماریاں یہ ہیں۔ حج کرنے جائیں گےتو وہاں بھی عرفات کے میدان میں گروپ کی عورتوں کی چمچہ گیریاں کررہے ہیں۔ ابھی کراچی میں چند برس سے نیا مرض چلا ہے یہاں لاہور کا مجھے پتا نہیں، جو حج کرنے گروپ میں جاتے ہیں تو واپسی پر ہر مہینے آپس میں دعوتیں کرتے ہیں،ایک مہینہ ایک کرتا ہے، دوسرے مہینے دوسرا،اور حجن صاحبہ جینز پینٹ شرٹ پہنی ہوئی، بال کھلے ہوئے، فائیو اسٹار ہوٹل میں بوفے میں سب کھڑے ہوکر کھانا کھا رہے ہیں۔حجن صاحبہ پوچھتی ہے بھائی جان! وہ حج میں کون سا لمحہ تھا جس نے آپ کے دل کو بہت متاثر کیا؟ تو وہ دل میں کہتا ہے وہ لمحہ اچھا تھا جب تجھے میں دیکھ کر آنکھوں کا زنا کررہا تھا۔نعوذ باللہ! بخاری شریف کی حدیث پاک ہے زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ خانہ کعبہ کا نور نظر نہیں آتا، وہاں بھی لڑکیوں کا نور نظر آتا ہے۔

حج وعمرہ پر جانے والے تقویٰ سیکھنے کا بھی اہتمام کریں

کسی نے ایک اللہ والے سے کہا کہ حضرت! میں حج کرنے جارہا ہوں، بزرگ نے پوچھا کہاں جارہے ہو؟ کہا حج کرنے، بزرگ نے دوبارہ پوچھا بھئی

آخرکوئی جگہ بھی ہے جہاں جارہے ہو! کہنے لگا اللہ کے گھر جا رہا ہوں، اس پر اللہ والے نے فرمایا جس کے گھر جارہے ہو اس گھر والے سے پہچان بھی ہے؟ یہ سن کر اس شخص کے آنسو نکل آئے۔ بزرگ کے دل میں آیا کہ چوٹ لگ گئی۔ یہاں ایک مسئلہ سمجھ لو کہ فرض حج تو ہر حالت میں کرنا ہے لیکن فرض حج پر بھی جاؤ تو حج کے مسائل اور تقویٰ سیکھ کر جاؤ۔ تو بزرگ نے فرمایا کہ ؎

اے قوم بہ حج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید

ارے اللہ تعالیٰ کی ذات کو تو پہلے حاصل کرو، فرض حج تو کرلیا، اب عمرہ اور نفلی حج کرنے سے پہلے ایک دفعہ کسی اللہ والے کے پاس چالیس دن رہ لو، پھر دیکھو کیا ملتا ہے۔ خیر تو وہ صاحب ایک سال وہیں رہ پڑے، پھر نفلی حج کرنے گئے تو واپس آکر لپٹ کر رونے لگے کہ حضرت! اتنے حج کئے ہیں، ہر بار صرف کعبہ ملا، اس بار جب واپس آیا ہوں تو کعبہ بھی میرے ساتھ ہے، کعبے والا بھی ساتھ ہے۔ اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے عرب کا تقویٰ عجم کا تقویٰ بن جاتا ہے۔

قلبِ سلیم کی پانچویں تفسیر: دل کو غیر اللہ سے خالی کرنا

آخری تفسیر: اَلَّذِیْ یَکُوْنُ قَلْبُہٗ خَالِیًا عَمَّا سِوَی اللہِ قلبِ سلیم اس کا ہے جس کے دل میں اللہ کے سوا اور کوئی نہ ہو۔ جیسے ابھی سورج نکلا ہوا ہے آسمان پر تارے بھی ہیں، چاند بھی ہے لیکن نظر نہیں آتے۔ شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چاند اور سورج کا خالق اور مالک جس کے دل میں آئے گا، وہ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کرے گا، بزنس کے حقوق بھی رہیں گے، ملازمت کے حقوق بھی رہیں گے، پڑھائی کا حق بھی رہے گا، یونیورسٹی یا کالج بھی ہوگا لیکن ؎

جہاں جاتے ہیں تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگِ محفل دیکھ لیتے ہیں
بن کے دیوانہ کریں گے خلق کو دیوانہ ہم
برسرِ منبر سنائیں گے ترا فسانہ ہم

فرمایا جس کے دل میں اللہ آجائے گا تو پھر وہ مخلوق کے تمام حقوق ادا کرے گا لیکن گناہ کرنے میں اسے موت نظر آئے گی۔

قلبِ سلیم صحبتِ اہل اللہ میں ملتا ہے

لیکن یہ قلبِ سلیم کہاں سے ملے گا ؟ حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جوفرمایا وہ ہم نے حضرت والا سے سنا، فرمایا کہ کباب ملتا ہے کباب والوں سے، مٹھائی ملتی ہے مٹھائی والوں سے، کپڑا ملتا ہے کپڑے والوں سے تو اللہ ملتا ہے اللہ والوں سے اور قلبِ سلیم والوں سے قلبِ سلیم ملے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ہم سب کو اپنا خاص تعلق نصیب فرمائے اور مجھے اور ہم سب کو ولی اللہ بنائے، ہم نیک بنیں گے، ہماری بیوی نیک بنے گی، بیٹی نیک بنے گی، پھر گھر کا ماحول بھی ان شاء اللہ نیک بن جائے گا۔ بس اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے اور ہم سب کو اپنا خاص تعلق نصیب فرمائے۔









بیان کے بعد

بانی جامعہ اشرفیہ (لاہور) حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے،

حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ

اور مہتمم جامعہ اشرفیہ (لاہور)

حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب دامت برکاتہم

کے تاثرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

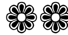
ابھی آپ نے ایمان افروز باتیں سنی ہیں، اور جو حضرت نے ہمارے گھروں کے حالات بیان فرمائے ہیں ٹی وی کے بارے میں، بے پردگی کے بارے میں، فحاشی کے بارے میں تو آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آج سچے دل سے توبہ کریں۔ میرے شیخ حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم فرماتے تھے کہ جدہ سے ایک صاحب نے لکھا کہ میرے ابّا انتقال کر گئے ہیں، خواب میں دیکھا کہنے لگے میں قبر میں بڑی تکلیف میں ہوں اور وجہ یہ بیان کی کہ میں نے گھر میں ٹی وی خرید کر دیا ہے، اس کی وجہ سے مجھے قبر میں عذاب ہو رہا ہے، تو اَب بچے گھر والے پوچھ رہے ہیں کیا کریں ہم بیچ دیں یا کسی کو دے دیں؟ حضرت نے فرمایا بیچو نہیں بلکہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ ہائے میرے اللہ! جنت جیسی نعمت اور آدمی اتنی بھی ہمت نہ کرے کہ میں گھر سے اس گند کو باہر نکال دوں، جہنم جیسا عذاب اور آدمی اتنی بھی ہمت نہ کرے کہ میں اپنے گھر کو جہنم کا مرکز بنا رہا ہوں، نسلوں کو تباہ و برباد کر رہا ہوں۔

میرے دوستو اور بزرگو! میری درخواست یہ ہوگی یہ ہماری نگاہ،

ہمارے کان، ہمارا دل، اس کو اگر آپ واقعۃً اللہ والا دل بنانا چاہتے ہیں، اپنے بچوں کو اللہ والا بنانا چاہتے ہیں تو آج فیصلہ کرلیں کہ ہمیں آج کے بعد بات ماننی ہے تو جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات ماننی ہے، بات ماننی ہے تو حق جل شانہٗ کی بات ماننی ہے، اللہ کی قسم! یہ چین، سکون، عافیت، راحت آپ کو دنیا میں کسی دکان سے نہیں ملے گی، یہ ملے گی تو پھر اللہ سے تعلق جوڑنے سے ملے گی۔ رب العالمین سے بڑھ کر بھی کیا کوئی سچا ہے؟ قرآن پاک کا یہ ارشاد: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ غور سے سن لو! کان کھول لو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملے گا تو پھر، اللہ کی بات ماننے سے ملے گا۔ حضرت فیروز عبداللہ میمن صاحب نے ایمان تازہ کردیا ہے، ان شاء اللہ العزیز ہم گاہے گاہے حضرت کو ہمارا ایمان تازہ کرنے کے لئے تکلیف دیں گے۔









اولاد اگر گناہ کی چیز مانگے تو ہرگز مت دو

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اولاد کی گناہوں کی باتوں پر کمپرومائز (compromise) نہ کرنے سے اگر اولاد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں تو جن ماں باپ نے ان آنسوؤں کو برداشت کیا، ان کی اولاد ان شاء اللہ جنید بغدادی اور رابعہ بصریہ بنے گی۔ آج ذرا بیٹی کہہ دے کہ ابّا آپ کو مجھ پہ بھروسہ نہیں ہے جو آپ مجھے اسمارٹ فون نہیں دلا رہے ہیں؟ تو کہہ دو کہ بیٹی تجھ پر کیا بھروسہ کروں، میں بڈھا اپنے اوپر بھروسہ نہیں کر رہا کیونکہ ؎

بھروسہ کچھ نہیں اس نفس امارہ کا اے زاہد
فرشتہ بھی یہ ہوجائے تو اس سے بدگماں رہنا

کوئی کیسے اپنے اوپر بھروسہ کرے جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمادیا اور اللہ نے قرآن پاک کا جز بنادیا ''میں اپنے نفس کو پاک اور بری نہیں بتلاتا'' (سورہ یوسف، آیت ۵۳) لو بھئی! کبھی انبیاء علیہم السلام کا نفس ہوتا ہے؟ انبیاء تو معصوم ہوتے ہیں، وہ تو ایسا فرما رہے ہیں اور ہم اپنے اوپر بھروسہ کرلیتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اوپر بھروسہ کیا انہیں کے موبائلوں میں ننگی فلمیں بھری ہوئی ہیں، جوان بیٹیوں کے باپ ہیں اور ان کا موبائل گٹر لائن بنا ہوا ہے چہ جائیکہ بیٹی کو بھی دے دیا یعنی بارود اور پیٹرول ساتھ کردیا۔ مجھے جو خط لکھے گا، کون لکھے گا؟ مجھے ای میل کون کرے گا؟ جو بیانات سننے والے ہیں نا! تو ایسے خطوط کی لائن لگی ہوئی ہے کہ ابّا نے یا ماموں نے کینیڈا سے بیٹی کو موبائل گفٹ کیا، ٹیبلٹ گفٹ کیا، پھر اصلاحی خط آتے ہیں کہ میں تو گناہوں میں ڈوب گئی ہوں۔ ارے! اُٹھا کر پھینک اس کو، یہ جہنم کا راستہ ہے، یہ تو ایسا آلہ ہے کہ اس سے بیت الخلاء میں بھی بدمعاشی، چادر اوڑھ کر بدمعاشی، ماں باپ کی غیر موجودگی میں بدمعاشی ہوسکتی ہے، اس تباہی کے ذمہ دار بڑے ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مُجازِ بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۂ تالیفاتِ اختریہ

hazratmeersahib.com